غیبت کے دنیوی نقصانات :۔

غیبت سے صرف آخرت تباہ نہیں ہوتی بلکہ غیبت کے نشہ باز کی دنیا بھی تباہ وبرباد ہوتی ہے۔ غیبت کی وجہ سے آپس میں نااتفاقی' اختلاف' ودشمنی' بغض و نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر ایک دوسرے میں قطع تعلق کی نوبت آجاتی ہے۔ اسی طرح دین ودنیا تباہ وبرباد ہوتی ہے۔

غیبت کرنے والا پرلے درجہ کا بزدل ہوتا ہے اس لئے وہ لوگوں کی برائیاں پیٹھ پیچھے بیان کرتا ہے اور جب ان کے سامنے آتا ہے تو خوشامد شروع کردیتا ہے۔ جو شخص کسی کے سامنے کسی دوسرے کی غیبت کرتا ہے تو وہ یقیناً دوسروں کے پاس اس شخص کی بھی غیبت کرے گا۔ لہذا ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہم سب کو پکے سچے مسلمان بنائیں اور معاشرے میں موجود جملہ گناہوں سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ ہمارے آپس میں محبت' اخوت اور الفت پیدا فرمائیں اور ایک دوسرے کی غیبت اور بدگمانی سے حفاظت فرمائیں۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆

گفتگو کے آداب

- ☆ ہر موقعہ پر حق وصداقت کی تلاش
- ☆ بات بات میں اپنے آپ کو مقدم نہ رکھنا۔
- ☆ کسی کی بات نہ کاٹنا۔
- ☆ ہمیشہ متفقہ نکتے سے بات کا آغاز کرنا اور اسے اہمیت دینا۔
- ☆ مخاطِب کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا۔
- ☆ مخاطَب کو اس کے پسندیدہ نام یا لقب سے خطاب کرنا۔
- ☆ مخاطب کی تذلیل وتحقیر سے اجتناب کرنا۔
- ☆ مکالمے میں اپنے غصے میں قابو رکھنا۔
- ☆ آواز کو زیادہ بلند نہ کرنا۔
- ☆ گفتگو میں عمدہ وسنجیدہ رویہ اختیار کرنا۔

تجہیز و تکفین (نہ جانے کس کی باری ہے)

تحریر: میاں انوار اللہ

﴿کل من علیہا فان ہ ویبقیٰ وجہ ربك ذوالجلال والاکرام ہ﴾ (سورۃالرحمٰن ٢٦۔ ٢٧)
ترجمہ :۔ زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونے والی ہیں اور تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو عزت اور بزرگی والی ہے

موت ایک مسلمہ اصول ہے جسے نہ صرف اپنے بلکہ بیگانے بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے فطرت کی ہر بات کا انکار کیا۔ موت کا انہیں بھی اقرار ہے۔

زندگی کا مقصد :۔ ﴿الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ہ وھوالعزیز الغفور ہ﴾ (سورۃالملک ٢) ترجمہ :۔ وہی بابرکت ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے اور کون برے اور وہ زبردست 'خوب بخشنے والا ہے۔

موت اور زندگی کا سلسلہ جو دنیا میں چل رہا ہے اللہ تعالیٰ ہی کا قائم کردہ ہے اس سے مقصود انسان کا امتحان ہے۔ ایمان و طاعت کا روشن راستہ دکھانے کے بعد یہ دیکھا جائے کہ کمال احسان کا درجہ کس میں پایا جاتا ہے۔ اگر اعمال اچھے ہوں گے تو آخرت میں ان کا اچھا اجر پائے گا۔ جو جنت کی صورت میں ہوگا۔ اگر اعمال برے ہوں گے تو دوزخ ٹھکانا ہے (اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے)

موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
نیند کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

ہماری فطری کمزوری خالق کائنات نے کس دل نشین انداز میں فرمائی ہے :۔

﴿الھٰکم التکاثر ہ حتی زرتم المقابر ہ﴾ (سورۃ التکاثر) ترجمہ :۔ لوگو! تم کو (مال و اولاد کے) زیادہ ہونے کی خواہش نے (اللہ تعالیٰ کی یاد سے) غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

مشاہدہ ہے کہ موت کو اٹل حقیقت ماننے کے باوجود ہماری اکثریت اس خام خیالی میں مبتلا ہے کہ ہمیں تو نہیں مرنا ہے۔ اسی لئے خالق کائنات کے منع کرنے کے باوجود ہم خواہشات نفس کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔

فطری کمزوری کی نشاندہی :۔

﴿افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً و انکم الینا لا ترجعون ہ﴾ ترجمہ : لوگو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم

نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے (مر کر فنا ہو جاؤ گے) اور ہمارے پاس لوٹ کر نہ آؤ گے؟ (سورہ نور آیت نمبر ۱۱۵)

قریب المرگ مریض کو "لا الہ الا اللہ" سکھاؤ :۔

صحیح مسلم شریف میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہو۔ ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قریب المرگ بیماروں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ" (جلد دوم کتاب الجنائز مترجم وحید الزمان صفحہ ۳۶۴)

مریض کی تیمارداری اور فرط غم سے رو پڑنا :۔

مذکورہ باب صفحہ نمبر ۳۶۸ پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھنے آئے۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف، سعدؓ بن ابی وقاص اور عبداللہؓ بن مسعود بھی ہمرکاب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعدؓ بن عبادہ کے پاس آئے تو اسے بے ہوش پایا۔ پوچھا کیا انتقال ہو گیا ہے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کو علم غیب نہیں ہوتا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے۔ اور لوگوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روتے دیکھا تو سب رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "سنتے ہو، اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا، وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کیا یا اس کی بنیاد پر ہی رحم کرتا ہے۔ (یعنی جب کلمہ خیر منہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر منہ سے نکالے تو عذاب کرتا ہے۔)

سورۃ واقعہ میں موت کی عکس بندی :۔

﴿فلولآ اذا بلغت الحلقوم ○ وانتم حینئذ تنظرون ○ ونحن اقرب الیه منکم ولٰکن لا تبصرون ○فلولا ان کنتم غیر مدینین ○ ترجعونها ان کنتم صٰدقین ○فاما ان کان من المقربین ○ فروح وریحان وجنت نعیم واما ان کان من اصحٰب الیمین ○ فسلٰم لك من اصحٰب الیمین ○واما ان کان من المکذبین الضالین ○ فنزل من حمیم ○وتصلیة جحیم ○ ان هذا لهوحق الیقین ○﴾ (۸۳۔۹۵)

ترجمہ۔ "اگر تم سچے ہو تو جب (بیمار) کی جان (بدن سے نکل کر) حلق میں آ پہنچتی ہے تو اس وقت تم اسے (ٹکٹکی سے) دیکھتے رہتے ہو۔ اور ہم تم سے اس (بیمار) کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ لیکن تم دیکھ نہیں سکتے پس اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو تو اس کی جان واپس لوٹا کیوں نہیں لیتے اگر تم سچے ہو؟ پس جب وہ مر جاتا ہے۔ اگر ہمارے مقربوں سے ہو تو

اس کے لئے آرام ہے اور جنت کی نعمتوں سے رزق ہے۔ اگر وہ داہنی طرف والوں میں سے ہے۔ داہنی طرف والوں کی طرف سے آپ کو ہدیہ سلام پیش کیا جائے گا۔ اگر وہ جھٹلانے والوں اور گمراہ لوگوں سے ہے۔ اس کے لئے گرم کھولتے پانی سے ضیافت ہوگی۔ اور جہنم میں داخل ہوگا۔ بے شک یہی یقینی حق ہے۔

میت کے قرض کی ادائیگی :۔

(جامع ترمذی حصہ اول' باب جنازہ صفحہ ۳۹۳ تا ۳۹۴) عبداللہ بن ابی قتادہؓ بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک آدمی کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو کیونکہ یہ قرض دار ہے" (یعنی میں نہیں پڑھوں گا)۔ ابو قتادہؓ نے کہا وہ قرض میرے ذمہ ہے میں ادا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کیا تم نے پورا قرض اپنے ذمہ لیا ہے ؟" انہوں نے عرض کیا کہ پورا قرض میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میت کی نماز جنازہ پڑھی۔

میت کی طرف سے صدقہ و خیرات :۔

(جامع ترمذی حصہ اول باب زکوۃ صفحہ ۲۶۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میری ماں وفات پا گئی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میری ماں کو فائدہ ہوگا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہاں" پھر اس نے عرض کیا۔ میرا ایک باغ ہے۔ سو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو گواہ کرتا ہوں کہ اسے میں نے اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

عیادت کو آنے والا مریض یا مردے کے لئے یہ کام کرے :۔

صحیح مسلم شریف 'کتاب الجنائز جلد دوئم' صفحہ ۳۶۶ پر تعزیت وعیادت کا مسنون طریقہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو آئے تو ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بند کیا اور فرمایا "جب جان نکلتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں" لوگوں نے ان کے گھر میں رونا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے لئے اچھی دعا ہی کرو' اس لئے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی (زبان اقدس کے جگمگ جگمگ کرتے الفاظ یہ ہیں) اللھم اغفر لابی سلمة وارفع درجته فی المهديين واخلفه فی عقبه فی الغابرين واغفر لنا وله يا رب العلمين وافسح له فی قبره و نور له فيه۔ "یا اللہ! ابو سلمہؓ کو بخش دے اور بلند کر اس کا درجہ ہدایت والوں میں اور تو خلیفہ

ہو جا ان کے باقی رہنے والے عزیزوں میں اور بخش دے ہم کو اور ان کو۔ اے جہانوں کے پالنے والے اور کشادہ کر ان کی قبر کو اور روشنی کر اس میں۔

غمی کے وقت قرآن کا حکم ربانی :۔

ا۔ یا ایھاالذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلاۃ o ان اللّٰہ مع الصابرین o (سورہ بقرہ ۱۵۳)

ترجمہ :۔ مسلمانو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۲۔ ﴿الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانآ الیہ راجعون o اولئك علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئك ھم المھتدون o﴾ (سورہ البقرہ ۱۵۶۔۱۵۷) ترجمہ :۔ وہ لوگ جب ان کو کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے ہیں "ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جانے والے ہیں" انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مہربانی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

غم زدہ شخص کیسے بیٹھ ؟

(صحیح بخاری جلد اول کتاب الجنائز صفحہ ۱۵۶۷) مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھنا چاہئے کہ چہرے سے رنج معلوم ہو۔ جنگ موتہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیدؓ بن حارثہؓ، جعفرؓ بن ابی طالب اور عبد اللہؓ بن رواحہ کی شہادت کے موقع پر ایسے ہی بیٹھے تھے۔

غمی میں ممنوعہ کام :۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز صفحہ ۱۷۵۵)

(۱) غمی میں بال منڈانا منع ہے

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جو گالوں پر تھپڑ مارے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۳) فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "مصیبت کے وقت واویلا نہ کرے اور نہ کفریہ باتیں کہے"

مسلمان کے مسلمان پر حقوق اور جنازے میں شریک ہونے کا حکم :۔

(بخاری شریف جلد دوم کتاب الجنائز صفحہ ۲۳۴ تا ۲۳۵) سعید بن المسیبؒ نے خبر دی کہ ابو ھریرہ نے کہا میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار ہو تو عیادت کرنا (۳) اس کے جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول

کرنا (۵) چھینک کا جواب دینا"

موت کی سختی کے بیان میں :۔

(ترمذی شریف جلد اول ابواب الجنائز صفحہ ۳۶۴) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ وفات کے قریب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی کا پیالہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پیالہ میں ہاتھ ڈال کر اپنے منہ پر ملتے۔ پھر فرماتے تھے :"اللّٰھم اعنی علیٰ غمرات الموت وسکرات الموت" "اے اللہ! موت کی سختیوں اور موت کی تکلیفوں پر میری مدد فرما۔" اماں عائشہؓ نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی، جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی شدت دیکھی"

مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا۔

(سنن ابو داؤد مترجم جلد دوم کتاب الجنائز صفحہ ۵۴۴) جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے تین دن پہلے فرمایا "نہ مرے کوئی تم میں سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا گمان نیک رکھتا ہو" یعنی اللہ تعالیٰ کے کرم اور مغفرت کا امیدوار ہو کر مرے۔ (اس کی رحمت سے مایوس ہو کر نہ مرے)

قریب المرگ انسان کے پاس سورۃ یٰسٓ پڑھنا :۔

(سنن ابو داؤد شریف مترجم جلد دوم کتاب الجنائز صفحہ ۵۴۶) معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم اپنے مرنے والوں پر سورہ یٰسین پڑھو" (تاکہ اس کے سننے کی برکت سے تکلیف میں تخفیف ہو)

غسل میت کے مسائل :۔

(بخاری شریف جلد دوم "کتاب الجنائز" ناشر تاج کمپنی صفحہ ۲۴۳)

۱۔ میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا چاہیئے۔

غسل دینے والے پر غسل فرض نہیں البتہ اس کی تاکید آئی ہے۔

جنازہ اٹھانے والے پر وضو کرنا بھی فرض نہیں ہے۔

ابن عمرؓ نے سعید بن زید کے بچے کو (جو مر گیا تھا) خوشبو لگائی' اس کو اٹھایا اور دوبارہ وضو کئے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ ابن

عباسؓ نے کہا "مسلمان نہ زندگی میں ناپاک ہوتا ہے اور نہ مر کر" اور سعدؓ بن وقاص نے کہا اگر مردہ نجس ہوتا تو میں اس کو نہ چھوتا۔ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مومن ناپاک نہیں ہوتا۔"

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ سعد کو سعید بن زید کے مرنے کی خبر ملی۔ وہ گئے' ان کو غسل اور کفن دیا' خوشبو لگائی۔ پھر گھر میں آکر غسل کیا۔ پھر کہنے لگے "میں نے گرمی کی وجہ سے غسل کیا ہے نہ کہ مردے کو غسل دینے کیوجہ سے۔ اگر وہ نجس ہوتا تو میں اس کو نہ چھوتا"

۲۔(صحیح بخاری صفحہ نمبر ۲۴۴) میت کو طاق بار نہلانا مستحب ہے۔ ۳'۵'۷ بار

۳۔(صفحہ نمبر ۲۴۵) غسل میت داہنی طرف اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو۔

۴۔(صفحہ نمبر ۲۴۶) آخری بار کے غسل میں کافور شامل کریں۔

۵۔ حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مجھ سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں کی تین لٹیں کر دیں۔ بالوں کو کھول ڈالا' پھر دھویا' پھر ان کی تین لٹیں بنادیں۔ (صفحہ نمبر ۲۴۷)

کفن :۔ امام حسنؒ بصری کہتے ہیں کہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے سنت ہیں۔ مسند احمد اور ابوداؤد میں لیلیٰ بنت قانف کہتی ہیں کہ میں بھی ام کلثومؓ کو غسل دینے والیوں میں شریک تھی۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہبند دیا' پھر کرتہ' پھر اوڑھنی' پھر چادر' پھر وہ ایک اور کپڑے میں لپیٹ دی گئیں۔

اگر تنگی ہو تو ایک کپڑا بھی کافی ہے۔ (صفحہ نمبر ۲۴۷)

کفن اچھا دینے کا حکم :۔

(سنن نسائی شریف جلد ا' کتاب الجنائز صفحہ ۶۱۹) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ تو آپ نے ایک صحابی کا ذکر کیا' جسے رات ہی کو دفن کیا گیا تھا اور اسے ناقص کفن میں لپیٹا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا مجبوری رات کو دفن کرنے سے منع کیا۔ (اس لئے کہ کفن کا بہتر انتظام نہیں ہوگا اور لوگ نماز جنازہ کے لئے کم تعداد میں آئیں گے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا وارث ہو تو اس کو اچھا کفن دے۔

کون سا کفن بہتر ہے ؟

(سنن نسائی شریف جلد اول کتاب الجنائز صفحہ ۶۲۰) حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "سفید کپڑے پہنا کرو' وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو بھی انہی میں کفن دیا کرو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن :۔

(بخاری شریف جلد دوم 'کتاب الجنائز صفحہ ۲۴۹' ناشر تاج کمپنی) اماں جان حضرت عائشہؓ صدیقہ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ نہ اس میں قمیص تھی' نہ عمامہ (ایک ازار تھی' ایک چادر' ایک لفافہ)

کفن' قبر' دفن کے اخراجات میت کے مال سے کرنے چاہئیں :۔

(بخاری شریف ۲/۲۵۴) عطاء بن ابی رباح' امام زہری' عمرو بن دینار اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہم کا یہی قول ہے۔

"کفن دفن سے فراغت کے بعد قرض کی ادائیگی بھی جمہور فقہاء اسلام کا قول ہے"

اگر میت کے پاس ایک ہی کپڑا نکلے ؟

(بخاری شریف ۲/۲۵۵) مصعب بن عمیرؓ (شہید احد) ایک چادر کا ہی کفن دئے گئے' چادر کی لمبائی بھی کم تھی۔ سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے۔ آخر سر ڈھانپا گیا' پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی۔ (یہ نہایت ہی جان نثار اور بلند مرتبہ صحابی تھے)

جنازہ اٹھا کر چلنے کے مسائل :۔

۱۔ جنازے کو جلد لے چلنا۔
۲۔ جنازے کے آگے' پیچھے' دائیں' بائیں چلتے جائیں۔ لیکن جنازے کے قریب رہیں۔
۳۔ جنازے کو معمول کی رفتار سے کچھ تیزی سے لے جایا جائے۔ دوڑا نہ جائے۔ (بخاری شریف ۲/۲۸۱)

نماز جنازہ میں صفوں کا بیان :۔

(سنن ابو داؤد شریف 'کتاب الجنائز ۲/۲۶۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جو کہ مر جائے۔ اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کرتا ہے۔ راوی حدیث مالک بن ھبیرہ جس وقت آدمیوں کو کم خیال کرتے تو اس حدیث مبارکہ کے مطابق انہیں تین صفوں

میں تقسیم کر دیتے۔

جنازہ پڑھنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت :۔

(سنن ابو داوَد شریف ۲/۲۶۲) حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے' پھر نماز جنازہ پڑھ کر واپس آجائے تو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ جو دفن وغیرہ سے فراغت تک ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ ان دونوں میں جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی احد پہاڑ کے برابر ہے۔

مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے (صفحہ نمبر ۵۶۹)

خود کشی کرنے والے کا جنازہ امام المومنین نہ پڑھے۔ (صفحہ نمبر ۵۶۷) لوگ پڑھ لیں۔

حد میں جو قتل کیا جائے اس پر نماز پڑھنی چاہئے۔

(نسائی شریف کتاب صفحہ ۲۳۶/۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا میں رجم ہونے والی عورت کی نماز جنازہ پڑھائی۔

گر تو برا نہ مانے :۔

جب شرکاء جنازہ صفیں بنالیں تو پوچھیں کہ کتنے لوگوں کو جنازہ کی دعائیں یاد ہیں؟ اکثریت کا جواب ہوگا "آپ ہمارا امتحان نہ لیں۔ جنازہ پڑھائیں" جنازہ زندہ لوگوں کی طرف سے میت کی آخری خدمت اور اس کا حق ہے۔ مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگ جنازہ کے مجمع میں آئیں گے۔ لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوں گے۔ ایک طرف فاصلے پر کھڑے رہیں گے۔ ان سے پوچھئے۔ جواب ملے گا لباس پاکیزہ نہیں ہے۔

یارب رحم فرما بر حال ما

اہل اسلام کو ہر وقت پاک رہنا ضروری ہے۔ اور جنازہ کی دعائیں بھی یاد رکھنی چاہئیں جو ہر وقت میت کے ایصال ثواب کے لئے پڑھی جاسکتی ہیں۔

نماز جنازہ کی تکبیریں :۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی حاکم حبشہ کی غائبانہ نماز جنازہ اور ایک صحابیہؓ کی نماز جنازہ مع چار